شمائلِ نبویہ ﷺ کے بیان میں علامہ قسطلانیؒ کا منہج واسلوب

ثمینہ سعدیہ*

شمائل نبویہ ﷺ سیرت نبویہ ﷺ کا ایک مہتم بالشّان موضوع ہے۔ اس موضوع کے اوّلین معمار صحابہ کرامؓ تھے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ اور آپ ﷺ کے معمولاتِ زندگی کو روایات کی صورت میں آئندہ نسلوں تک منتقل کیا۔ عہدِ نبوی ﷺ میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ کس طرح لوگ نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے متعلق ایک دوسرے سے سوالات کرتے تھے۔ ہجرتِ نبوی کے موقع پر جب امّ معبد سے ان کے شوہر نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں پوچھا تو اس کے جواب میں امّ معبد نے شمائل نبویہ ﷺ کی جس خوبصورت پیرائے میں عکاسی کی وہ تاریخ، سیرت اور شمائل کی کتب میں محفوظ ہو چکی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین نے احادیثِ احکام کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی عادات وخصائل سے متعلق روایات بھی اکٹھی کیں۔

نویں اور دسویں صدی ہجری کے مشہور سیرت نگاروں میں علامہ تقی الدین مقریزی (م ۸۴۵ھ)، علامہ شامیؒ (م ۹۴۲ھ) اور علامہ قسطلانی شامل ہیں۔ سیرت نگاری کا یہ دور مضامینِ سیرت کی کثرت اور تنوّع کے اعتبار سے دیگر ادوار سے مختلف ہے۔ اس دور کے تمام مؤلفینِ سیرت نے اپنی کتاب میں شمائلِ نبویہ ﷺ کے موضوع پر تفصیلاً لکھا ہے۔ ان تمام کتبِ سیرت میں سے علّامہ قسطلانیؒ احمد بن محمد کی "المواہب اللدنیہ" کو متعدد و متنوع مضامین، اور جامعیت واعتدال پسندی کی بناء پر مقبولیت عامّہ اور شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔ علامہ قسطلانیؒ کا شمار دسویں صدی ہجری کے جیّد ترین علماء میں ہوتا ہے، آپ کو نبی اکرم ﷺ سے والہانہ محبّت اور شیفتگی تھی۔ اسی عاشقانہ جذبے سے سرشار ہو کر آپ المواہب اللدنیہ تالیف فرمائی۔ اور اسے دس مقاصد میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے مقصد سوم "شمائل نبویہ ﷺ" کے موضوع پر ہے۔ اس مقالہ میں شمائلِ نبویہؐ کے بیان میں علامہ قسطلانیؒ کے منہج واسلوب کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

شمائل نبویہؐ کے موضوع کو مؤلف نے تین فصول میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی فصل میں آپؐ کا حلیہ مبارک، دوسری فصل میں آپؐ کے اخلاقِ کریمانہ اور تیسری فصل میں آپ ﷺ کی غذاؤں، لباس اور بستر وغیرہ کا بیان ہیں۔

فصل اوّل۔ نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک۔:

پہلی فصل میں نبی اکرم ﷺ کی ان صفات کو ذکر کیا گیا ہے جو آپ ﷺ کی کمالِ خلقت اور جمالِ صورت سے متعلق ہیں۔ مؤلف کے بقول:۔ ”تم جان لو کہ نبی اکرم ﷺ پر کامل ایمان رکھنے میں ایک چیز یہ بھی ہے کہ مؤمن اس طور پر ایمان رکھے کہ اللہ تعالی جل شانہ نے آپ ﷺ کے بدن شریف کی تقدیر اس حال اور ھئیت پر کی ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے اور بعد میں کسی آدمی کی خلقت آپ ﷺ کی مثل ظاہر نہیں ہوئی۔“ (۱)

آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کے بیان میں علامہ قسطلانی نے حدیث، سیرت اور شمائل نبیؐ کی کتابوں کے وسیع ذخیرے سے استفادہ کیا ہے۔ آپ ﷺ کے اعضاء وجوارح مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ میں سے ہر ایک کو مؤلف نے متعدد اور بے شمار احادیث کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ جہاں کہیں احادیث میں تعارض پایا تو ان کے درمیان جمع و تطبیق بھی پیدا کی ہے۔ المواہب اللدنیہ میں آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کو جس طرح بیان کیا گیا ہے اس کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

- آپ ﷺ کے سر مبارک کے متعلق ھند بن ابی ھالۃ کا قول ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ عظیم الھامۃ۔(۲)
- آپ ﷺ کا چہرہ مبارک روشن، چمکدار اور کسی قدر گول تھا۔(۳)

آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے وصف کو مؤلف نے نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے اور وہ تمام روایات نقل فرمائی ہیں۔ جن میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے خدوخال کو رواۃ نے قمر، شمس اور بدر سے تشبیہہ دی ہے۔ نیز متعدد اشعار بھی نقل کیے ہیں جن میں یہ تشبیہات وارد ہوئی ہیں۔ اشعار کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "آپ ﷺ کی صفات کے بارے میں جو تشبیہات ان اشعار میں بیان ہوئی ہیں وہ شعراء اور اہلِ عرب کی عادت کے موافق ہیں ورنہ ان تشبیہات میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کی صفات خَلقیہ اور صفات خُلقیہ کے برابر نہیں ہو سکتیں" (۴)

آپ ﷺ کی بصارت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مازاغ البصر وماطغیٰ۔(۵) مؤلف کے مطابق صحیح بخاری کی روایت ہے کہ آپؐ رات کے اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔(۶)

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مؤلف نے نبی اکرم ﷺ کی رؤیت ادراک پر مدلل بحث کرتے ہوئے مختلف فیہ احادیث میں تطبیق کی صورت پیدا کی ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم لوگ رکوع اور سجود میں مجھ سے سبقت نہ کرو۔ میں تم لوگوں کو اپنے سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔(۷) جبکہ ابن الجوزی کی روایت ہے۔ انی لااعلم ماوراء جداری ھذا۔(۸) یہ حدیث آپ ﷺ کے غیب کو نہ جاننے پر دلالت کرتی ہے۔

مؤلف ان متعارض احادیث میں جمع و تطبیق پیدا کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”بخاری و مسلم کی روایات حالتِ نماز میں رؤیت پر منطبق ہوتی ہیں۔ مطلق روایت کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ للذا ادراک بالبصر کی روایت درست ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں۔ ابن الجوزی کی روایت غیب کے بارے میں نفی علم سے متعلق ہے۔ جبکہ بخاری و مسلم کی روایات مشاہدہ سے متعلق ہیں۔(۹)

نبی اکرم ﷺ علمِ غیب رکھتے تھے یا نہیں۔ علامہ قسطلانیؒ نے اس پر مدلّل اور جامع بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اشکال یہ ہے کہ بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے اور بعد کے زمانہ میں جو پیشین گوئیاں فرمائی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہوئیں۔

اسی اشکال کا جواب دیتے ہوئے مؤلف تحریر فرماتے ہیں:۔ "علمِ غیب کی نفی اپنی اصل حقیقت پر وارد ہوئی ہے اور وہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ مختص ہے جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ من جانب اللہ ہے یعنی بذریعہ وحی یا بذریعہ الہام۔ درج ذیل حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب آپ ﷺ کی اونٹنی گم ہو گئی تھی تو بعض منافقین نے کہا کہ محمد ﷺ تو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ تمہیں آسمانی خبریں بتاتے ہیں اور خود وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے، جب آپ ﷺ تک منافقین کی یہ گفتگو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا "خدا کی قسم میں نہیں جانتا مگر جو میرا رب مجھے علم عطا فرمائے۔ اور میرے رب نے مجھے مطلع فرمادیا ہے کہ وہ اونٹنی فلاں جگہ پر ہے۔" (۱۰)

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد مؤلف لکھتے ہیں کہ پس درست بات یہی ہے کہ آپ ﷺ علم نہیں رکھتے تھے کہ دیوار کے پیچھے یا ان کے پیچھے کیا ہے مگر جس چیز کی انہیں اللہ تبارک تعالیٰ خبر دے دیں۔(۱۱)

- آپ ﷺ کی پیشانی مبارک نہایت کشادہ اور ابرو باہم متصل تھے۔(۱۲)
- مسلم کی روایت کے مطابق آپ ﷺ کا دہان مبارک فراخ اور عظیم تھا۔(۱۳)

- آپ ﷺ کے لعابِ دہن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے وہ حدیث نقل کی ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یومِ خیبر میں حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لعاب دھن ڈالا تو وہ ٹھیک ہو گئیں۔ (۱۴)
- نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک کے وصف کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں وہ جامع احادیث درج کی ہیں جو آپ ﷺ کی فصاحت و بلاغت پر دال ہیں۔ ان کی تعداد ۸۵ ہے۔ مؤلف نے ان احادیث کی نہ صرف وضاحت کی ہے بلکہ ضعیف اور موضوع روایات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ مشت نمونے از خروارے کے طور پر چند احادیث درج ذیل ہیں:

انما الأعمال بالنیات-(١٥) "بے شک اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے۔"

سیدالقوم خادمھم-(١٦) "قوم کا سردار ان کا خادم ہے۔"

الدال علی الخیر کفاعله-(١٧) "بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے جیسا ہے۔

جوامع الکلم کے بیان میں مؤلف کا منہج صرف نقلِ حدیث نہیں بلکہ ان احادیث کے معنی و مفہوم کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کی بلاغت و فصاحتِ کلام کو واضح کیا ہے۔ مثلاً حدیث "انماالاعمال بالنیّات" اور حدیث "لیس للعامل من عمله الا مانواہ" کے تحت رقم طراز ہیں۔ یہ دونوں کلمات علم کا خزانہ ہیں، اسی وجہ سے امام شافعیؒ نے فرمایا تھا کہ حدیث انماالاعمال بالنیّات نصف علم پر مشتمل ہے۔ (۱۸) اسی طرح سے کہ نیت دل کی عبادت اور عمل اعضاء وجوارح کی عبادت ہے بعض علماء کا کہنا ہے حدیث انماالاعمال بالنیات ایک تہائی دین ہے اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ دین قول، عمل اور نیت کا نام ہے۔

بعض جوامع الکلم کے متعلق مؤلف نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ آپ ﷺ نے کس واقعہ کے پس منظر میں یا کس موقع پر ارشاد فرمائے تھے۔ مثلاً آپ ﷺ کے قول "الحرب خدعة" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ آپ ﷺ نے یوم الاحزاب کے موقع پر ارشاد فرمائے تھے جب آپ ﷺ نے نعیم بن مسعود کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ قریش، غطفان اور یہود کے درمیان اختلاف پیدا کر دیں۔ (۱۹) بعض ضعیف یا موضوع احادیث کی نشاندہی بھی کی ہے۔ مثلاً حدیث الفقر فخری وبه افتخر (۲۰) فقر میرا فخر ہے اور اس کی وجہ سے میں فخر کرتا ہوں۔

مؤلف نے اس کی تردید میں ابنِ حجرؒ کا قول نقل کیا ہے جس کے مطابق:۔

ھوباطل موضوع-(٢١) یہ حدیث باطل اور موضوع ہے۔

ایک اور حدیث: "حبک الشیء یعمی ویصم" (٢٢) علامہ قسطلانی کے مطابق اس سند میں ابن ابی مریم ضعیف ہے۔ علامہ قسطلانی نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے۔ (۲۳)

ان جوامع احادیث کے بعد چار ایسی احادیث نقل کی ہیں جن میں شریعت کے تمام احکام اور قواعدِ اسلام سما جاتے ہیں۔

۱. انماالأعمال بالنیات -(٢٤) یہ حدیث عبادات کے ربع پر مشتمل ہے۔
۲. الحلال بین والحرام بین۔ (۲۵) معاملات کے ربع پر مشتمل ہے۔
۳. البینة علی المدعی والیمین علی من أنکر۔ (٢٦) فیصلوں کے ربع پر مشتمل ہے۔
۴. لایکمل ایمان المرء حتی یحب لأخیه مایحب لنفسه۔ (٢٧) آداب کے ربع پر مشتمل ہے۔

بعدازاں مؤلف نے آپ کی چند دعاؤں اور خطوط کے الفاظ بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ آپ ﷺ بدوی لوگوں سے ان کی فصیح و بلیغ زبان میں اور شہری لوگوں سے ان کی عام فہم زبان میں گفتگو فرماتے تھے۔ (۲۸)

- آپ ﷺ کی حسن آواز سے متعلق بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔ ان میں سے علامہ بیہقی کی روایت ہے۔ حضرت

براءؓ فرماتے ہیں: خطبنا رسول اللهﷺ حتى أسمع العواتق خدورهن۔(۲۹)

- آپ ﷺ کی ہنسی مبارک سے متعلق صحیح بخاری کی روایت نقل کی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر ہنستے ہوئے اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے لہوات دکھائی دیئے ہوں لیکن آپ ﷺ مسکراتے تھے۔(۳۰)
- آپ ﷺ کے ہاتھوں کا وصف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی کشادہ اور چوڑی ہتھیلیاں تھیں۔(۳۱)
- ان کے علاوہ آپ ﷺ کے بغل، پیٹ اور دل کے اوصاف کا تذکرہ بھی کیا ہے۔
- مؤلف نے آپ ﷺ کے آداب مباشرت بھی درج کیے ہیں۔
- آپ ﷺ کے قدم مبارک ”شثن القدمین“ یعنی موٹی انگلیوں کے تھے۔(۳۲)
- آپ ﷺ کے قد و قامت کے متعلق حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نہ قصیر تھے اور نہ ہی طویل القامت۔(۳۳)
- نبی اکرم ﷺ کے بالوں کے متعلق حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال دو قسم کے بالوں کے مابین حالت کے تھے۔ نہ بالکل سیدھے اور نہ بالکل گولائی مائل لچھے دار قسم کے۔ کاندھوں اور کانوں کے درمیان تک چھٹے ہوئے آپ ﷺ کے بال تھے۔(۳۴)
- آپ ﷺ کی چال مبارک کے متعلق حضرت علیؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب چلتے تو پوری رفتار کی قوت سے چلتے گویا کہ آپ ﷺ کسی اونچی سطح سے نیچی سطح کی طرف چلے آرہے ہوں۔(۳۵)
- آپ ﷺ کا رنگ مبارک چمکتا ہوا سفید تھا جیسا کہ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، ابوجحیفہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن ابی ہالہؓ، حسن بن علی، ابن مسعودؓ اور حضرت انسؓ کا بیان ہے۔(۳۶)
- مؤلف نے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے محسوس ہونے والی خوشبو اور آپ ﷺ کے پسینہ اور فضلہ کے اوصاف بیان کیے ہیں۔ اس ضمن میں مروی چند موضوع احادیث کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی تردید کی ہے۔

أن الورد خلق من عرقه ﷺ أومن عرق البراق-(۳۷)

گلاب کے پھول کو آپ ﷺ کے پسینے یا براق کے پسینے سے پیدا کیا گیا ہے۔

مؤلف کے مطابق: ہمارے شیخ سخاوی نے ”الاحادیث المشتہرہ“ میں امام نووی کا قول نقل کیا ہے کہ یہ حدیث درست نہیں اور ابن حجر کے مطابق یہ حدیث موضوع ہے۔“(۳۸)

ابوالفرج النہروانی نے ”الجلیس الصالح“ میں حضرت انسؓ سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

لما عرج بی الی السماء بکت الارض من بعدی ---ألامن أراد أن یشم رائحتی فلیشم الورد الاحمر-(۳۹)

جب مجھے آسمان کی جانب لے جایا گیا تو زمین میرے بعد رو پڑی پس اس نے اپنی نباتات میں سے نصف اگایا۔ جب میں لوٹنے لگا تو میرے پسینے سے ایک قطرہ زمین پر گرا اور وہاں سرخ گلاب کا پھول اُگ آیا۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری خوشبو سونگھے تو اسے چاہیے کہ وہ سرخ گلاب کا پھول سونگھے۔

مؤلف کے مطابق: میں نے اس حدیث کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ موضوع حدیث ہے۔“(۴۰)

علامہ بیہقی کی ایک حدیث ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی جائے حاجت کے لیے

تشریف لے جاتے تو میں آپؐ کے پیچھے آتی تو کچھ نہ دیکھتی سوائے اس کے کہ پاکیزہ خوشبو سونگھتی۔ (۴۱)

علامہ قسطلانی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن بن علوان کی موضوع احادیث میں سے ایک ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ موضوع حدیث ہے۔ (۴۲)

- فصل کے اختتام پر قضائے حاجت سے متعلق نبی اکرم ﷺ کی سیرت بیان کی ہے۔

فصل دوم۔ نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ کریمہ :

اس فصل میں آپ ﷺ کے ان پاکیزہ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف کو بیان کیا گیا ہے جن کی وجہ سے آپ ﷺ کو غیر پر عزت و شرف حاصل ہے۔

اخلاق کی لغوی واصطلاحی توضیح کے بعد نبی اکرم ﷺ کی قوتِ علم کے وصف کو ''وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما۔'' (۴۳) اور قوتِ عملیہ کے وصف کو ''انک لعلی خلق عظیم۔'' (۴۴) آیات کے ذریعے عظیم قرار دیا ہے۔

آپ کے اخلاقِ کریمانہ کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے آپ ﷺ کے حلم وعفو اور صبر کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً آپ ﷺ کا غزوہ احد میں تکلیف پہنچنے کے باوجود اپنی قوم کے لیے ''اللھم اغفرلی قومی'' کلمات کے ذریعے دعا کرنا۔ (۴۵) مال حاصل کرنے کی خاطر اعرابی کا آپ ﷺ کی چادر کھینچنا اور آپ ﷺ کا کچھ نہ کہنا (۴۶)، منافقین کے معاملے میں عفو درگزر سے کام لینا، عبداللہ بن ابی کو اپنے کرتے میں کفنانا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا۔ (۴۷) آپ ﷺ کے عفو ودرگزر سے متعلق حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا گیا ہے: ''آپ ﷺ نہ فاحش تھے اور نہ ہی متفحش اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے تھے اور لیکن وہ معاف کر دیتے اور درگزر کرتے تھے۔'' (۴۸)

صحیح بخاری کی روایت ہے۔ وما انتقم لنفسہ (۴۹) ''آپ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہیں لیا۔''

یہ حدیث نقل کرنے کے بعد مؤلف لکھتا ہے: ''اگر تم کہو کہ آپؐ نے عقبہ بن ابی معیط اور عبداللہ بن خطل کے قتل کا حکم دیا یہ وہ لوگ تھے جو آپؐ کو ایذا پہنچاتے تھے۔ آپؐ کا یہ حکم آپؐ کے اس قول ''وماانتقم لنفسہ'' کے منافی ہے۔ مؤلف اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ لوگ آپؐ کو ایذا پہنچانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی توہین بھی کرتے تھے۔ (۵۰)

نبی اکرم ﷺ کی تواضع وانکساری کا ذکر کرتے ہوئے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ آپؐ کے دروازے پر کوئی دربان نہیں ہوتا تھا۔ (۵۱) جبکہ ایک اور حدیث کے مطابق حضرت موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے دربان تھے جب آپؐ کنویں کی منڈیر پر تشریف فرما تھے۔ (۵۲) ان احادیث کے تحت مؤلف نے فقہی مسئلہ پیش کیا ہے:

حاکم کے لیے حجاب کے مشروع ہونے کے بارے میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کوئی دربان مقرّر نہ کرے جبکہ دوسرے فقہی مذاہب اس کے جواز کے قائل ہیں۔

پہلی رائے کو زمانہ امن، لوگوں کے خیر پر مجتمع ہونے اور حاکم کی اطاعت کے زمانے پر محمول کیا جائے گا جبکہ دوسرا قول ہے کہ جھگڑوں کو ختم کرنے اور شریر لوگوں سے حفاظت کی غرض سے دربان مقرّر کرنا مستحب ہے۔ (۵۳)

مذکورہ بالا امثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ مؤلف کو فقہی مسائل پر عبور حاصل تھا اور احادیث اور واقعاتِ سیرت کے ذریعے فقہی مسائل کا استنباط کرنے میں مہارتِ تامّہ تھی۔

نبی اکرم ﷺ کی اپنے اہل وعیال، خادموں اور صحابہؓ کے ساتھ حسنِ معاشرت کا ذکر ہے۔ حضرت انسؓ کا فرمان ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی۔آپ ﷺ نے مجھ سے کبھی اُف تک نہیں کہا۔(۵۴) آپ ﷺ اپنے کپڑے خود ہی سی لیتے تھے اور جوتوں کو بھی گانٹھ لیتے تھے۔(۵۵) آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو اپنے ساتھ سواری پر بھی بٹھالیتے تھے جیساکہ آپ ﷺ نے قیس بن سعد سے فرمایا: آگے بیٹھ جاؤ اس لیے کہ چوپائے کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔(۵۶) اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو بھی اپنے ساتھ سواری پر بٹھالیتے تھے۔(۵۷) وفدِ نجاشی کی آپ ﷺ نے خود خدمت کی۔(۵۸) آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔اس ضمن میں مؤلف نے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ مزاح بھی کر لیتے تھے۔ مثلاً ایک شخص کا آپ ﷺ سے اونٹ مانگنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اونٹ کا بچہ دوں گا۔اس شخص نے کہا اونٹ کا بچہ میرے کس کام کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اونٹ کا بچہ اونٹ ہی ہوتا ہے۔(۵۹)

نرمی اور تواضع کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی شخصیت میں بے پناہ رعب تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور خوف اور رعب کی بناء پر کانپنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا سکون سے رہو میں کوئی بادشاہ یا جابر نہیں ہوں۔ میں قریش کی اس عورت کا بیٹا ہوں جو مکہ میں قدید کھایا کرتی تھی۔(۶۰)

آپ ﷺ کی عاجزی اور تواضع کو درج ذیل نکات کے تحت واضح کیا ہے۔آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔(۶۱) آپ ﷺ نے دنیا کی مذمت کی لیکن زمانے کو برا بھلا نہیں کہا۔(۶۲) آپ ﷺ کے دروازے پر کوئی دربان مقرر نہیں تھا۔(۶۳) آپ ﷺ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔(۶۴) آپ ﷺ اپنے رب سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے۔(۶۵) آپؐ کی شجاعت اور سخاوت کے اوصاف کو احادیثِ صحیحہ کے ذریعے بیان کیا ہے۔

فصل سوم۔ نبی اکرم ﷺ کی گھریلو زندگی:

اس فصل میں آپ ﷺ کی غذاؤں، لباس، نکاح اور سونے سے متعلق آپ ﷺ کی سیرت کا ذکر ہے۔ مؤلف نے اس فصل کو چار انواع میں تقسیم کیا ہے۔ نوع اول میں آپ ﷺ کی غذاؤں کا بیان ہے۔

سب سے پہلے مؤلف نے جسم وروح کے لیے کھانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کھانا بھی دین ہے اگر اس نیت سے کھایا جائے کہ علم و عمل میں انسان کو قوت حاصل ہو۔ پیٹ بھر کر کھانا بدعت ہے۔ پیٹ بھر کر کھانے والے کی مذمت میں احادیث پیش کرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔(۶۶) لیکن صحیح مسلم کی ایک روایت اس کے متضاد ہے اس روایت کے مطابق ایک انصاری نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے لیے ایک بکری ذبح کی۔ اس حدیث کے آخر میں الفاظ ہیں: فلما أن شبعوا ورووا۔(۶۷) اس ضمن میں امام نووی کا قول لکھتے ہیں ”اس حدیث سے شبع کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس پر مداومت اختیار کرنا مکروہ ہے۔“(۶۸) یہاں پر مؤلف نے دو موضوع احادیث کی نشاندہی کی ہے۔

صغروا الخبز وأكثروا عدده يبارك لكم فيه

”روٹی کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرو، تمہارے لیے اس میں برکت ہے۔“

البركة فی صغر القرص(۶۹) ”چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں برکت ہے۔“

غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے بھی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے۔ اس موضوع سے متعلق وارد ہونے والی احادیث کا ابن حبان نے انکار کیا ہے اور ان احادیث کو باطل قرار دیا

ہے۔(۷۰) لیکن علامہ قسطلانی کے مطابق : صواب احادیث کی صحت ہے آپ ﷺ نے ثواب حاصل کرنے کی خاطر ایسا کیا۔"۷۱آپ ﷺ کی غذاؤں میں حلوی اور عسل (۷۲)، ذراع اور رقبہ (۷۳) ،ثرید (۷۴)، کدو(۷۵)، خزیرہ (۷۶)، سرکہ (۷۷)، پنیر (۷۸)، کھجور (۷۹)، مکھن (۸۰) اور دودھ (۸۱) وغیرہ شامل تھے۔

آپ ﷺ کی غذاؤں کا ذکر کرنے کے بعد آپ ﷺ کے کھانے کا طریقہ بیان کیا ہے۔ آپؐ تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ (۸۲) کھانے سے فراغت کے بعد اپنی انگلیاں بھی چاٹتے تھے۔ (۸۳) آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (۸۴) آپ ﷺ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے۔ (۸۵) آخر میں آپ ﷺ اللہ کی تعریف بیان کرتے یعنی دعا کرتے تھے۔ (۸۶) آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے۔ (۸۷) آپ ﷺ گرم گرم کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (۸۸)

جہاں تک آپ ﷺ کے پانی پینے کا تعلق ہے بعض احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے۔ (۸۹) جبکہ ابن عباسؓ کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ (۹۰)

علامہ قسطلانی ان احادیث کے درمیان تعارض کو رفع کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ تمام احادیث صحیح ہیں، ان میں کوئی تعارض واشکال نہیں۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ان میں نسخ ہے تو نسخ کو کیسے قبول کیا جا سکتا ہے جبکہ ان احادیث کے مابین جمع و تطبیق ممکن ہے۔ جواب یہ ہے کہ نہی اس لیے ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا جواز کے لیے ہے۔" (۹۱) آپ ﷺ پانی تین سانس میں پیتے تھے۔ (۹۲) مؤلف نے تین سانس میں پانی پینے کے فوائد و حکم بتائے ہیں۔

نوع ثانی میں لباس اور بستر وغیرہ کے بارے میں آپ ﷺ کی سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔

مؤلف کے مطابق : آپ ﷺ کی سیرت آپ ﷺ کے لباس میں ایسی تھی جو بدن کے لیے مکمل ، فائدہ منداور ہلکی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کا عمامہ اتنا بڑا بھی نہیں تھا کہ جس کا اٹھانا تکلیف دیتا ہو اور نہ اتنا چھوٹا تھا کہ سر کو گرمی یا سردی سے نہ بچا سکے بلکہ اس کے درمیان تھا۔ (۹۳)

نبی اکرم ﷺ کے لباس کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے آپ ﷺ کے تہبند کا تذکرہ کیا ہے۔ اس ضمن میں مؤلف نے وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں آپ ﷺ نے ٹخنوں سے نیچے تہبند رکھنے کی مذمت کی ہے۔ (۹۴) آپ ﷺ کے عمامہ کا نام سحاب تھا اور آپ ﷺ اسے ٹوپی کے نیچے پہنتے تھے۔ آپ ﷺ عمامہ کس طرح باندھتے تھے؟ مسلم کی روایت کے مطابق اس کے ایک حصے کو دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ دیتے تھے۔ (۹۵) ان کے علاوہ مؤلف نے آپ ﷺ کی قمیص، چادر، تہبند اور جبہ کا ذکر کیا ہے نیز یہ بھی بتایا ہے کہ آپ ﷺ کی چادروں کے رنگ کیا کیا تھے۔ مال ہونے کے باوجود میلے کچیلے اور بوسیدہ کپڑے پہننے کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی ہے۔ (۹۶)

علامہ قسطلانی کے مطابق شکل و صورت اور لباس میں جمال اختیار کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ ایک محمود، دوسری مذموم اور تیسری نہ محمود ہے نہ مذموم۔ محمود وہ صورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے تحت اللہ تعالیٰ کے لیے اختیار کی جائے۔ مذموم صورت وہ ہے جو دنیا، ریاست اور فخر کے لیے اختیار کی جائے۔ تیسری صورت نہ محمود ہے نہ مذموم بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے۔ (۹۷)

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جبہ پہنا تھا۔ (۹۸) نبی اکرم ﷺ اکثر چادر سے سر کو ڈھانپا کرتے تھے۔ لیکن ابن القیم کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے ایسا صرف ضرورت کے وقت کیا تھا۔ (۹۹) علامہ قسطلانی نے ابن القیم کے قول کی تردید کرتے ہوئے وہ روایات نقل کی ہیں جن کے مطابق آپ ﷺ اکثر چادر سے سر کو ڈھانپا کرتے تھے۔ (۱۰۰)

نبی اکرم ﷺ انگوٹھی پہنا کرتے تھے یا نہیں۔ مؤلف نے اس ضمن میں صحیح بخاری و مسلم کی روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی نبوائی تھی۔ جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ پھر وہ ابوبکرؓ کے ہاتھ میں۔ پھر عمرؓ کے ہاتھ میں۔ پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی۔ یہاں تک کہ وہ بئر اریس میں گر گئی۔ (۱۰۱)

انگوٹھی پہننے کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ اکثر کے نزدیک مباح ہے۔ بعض نے اسے اس وجہ سے مکروہ قرار دیا ہے کہ اگر زینت کے ارادہ سے پہنی جائے بعض نے اسے صرف سلطان کے لیے جائز قرار دیا ہے جیسا کہ سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے انگوٹھی پہننے سے منع کیا تھا سوائے سلطان کے۔ (۱۰۲)

مؤلف کے مطابق پہلا قول درست ہے۔ آپ ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی۔ یہ اصل میں بادشاہوں کے نام ارسال کیے گئے خطوط پر مہر لگانے کی مصلحت کی بناء پر تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے پہنے رکھا اور آپ ﷺ کے اصحاب نے بھی پہنے رکھا۔ آپ نے ان پر نکیر نہیں فرمائی۔ یہ انگوٹھی کے مباح ہونے کی دلیل ہے۔ (۱۰۳)

آپ ﷺ کے پائجامہ پہننے کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پہنا تھا۔ جیسا کہ امام نووی نے عثمان بن عفان کے بارے میں لکھا ہے۔ آپ نے زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی اسلام میں کبھی پائجامہ پہنا تھا۔ سوائے اس دن کے جس دن آپ کو قتل کیا گیا۔ پس وہ آپ ﷺ کی اتباع کرنے میں بہت زیادہ حریص تھے۔ (۱۰۴) جبکہ مسند ابویعلی کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے پائجامہ خریدا تھا۔ (۱۰۵)

سنن ترمذی کی روایت کے مطابق نجاشی نے نبی اکرم ﷺ کو موزے تحفتاً بھیجے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں پہنا، پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔ (۱۰۶)

آپ ﷺ کے بستر کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل حدیث نقل کی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

انما كان فراش رسول الله ﷺ الذی ینام علیه ادماً حشوه اللیف-(۱۰۷)

''نبی اکرم ﷺ کا بستر جس پر آپ ﷺ سویا کرتے تھے، چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کے درخت کے ریشے ٹوٹے ہوئے بھرے تھے۔''

روایات سے معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ چٹائی پر سوتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر نشان پڑ جاتے تھے۔ (۱۰۸)

نوع ثالث میں آپ ﷺ کی سیرت نکاح کے متعلق بیان ہے

مؤلف نے نکاح کے تین بنیادی مقاصد تحریر کیے ہیں۔

۱. نفس کی حفاظت اور نسلِ انسانی کا دوام
۲. پانی کا اخراج کہ جس کا رہنا تمام بدن کے لیے مضرت کا باعث بنتا ہے۔
۳. حاجت کا پورا ہونا اور لذت کا حصول (۱۰۹)

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

حبب الی من دنیا کم النساء والطیّب ، وجعلت قرة عینی فی الصلاة -(۱۱۰)

''دنیا میں سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔ عورت، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے مؤلف نے ابن القیم کے حوالے سے لکھا ہے کہ جس نے یہ روایت کیا کہ

حبب الی من دنیاکم ثلاث تو اس نے وہم کیا ہے۔ اس لیے کہ تیسری چیز نماز کا تعلق امورِ دنیا سے نہیں ہے۔ (۱۱۱)

آپ ﷺ ہر رات اپنی تمام ازواج کے پاس جایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت انسؓ کا قول ہے کہ آپ ﷺ ہر رات کو اپنی عورتوں کے پاس جایا کرتے تھے اور ان کی تعداد گیارہ تھی۔ (۱۱۲) جبکہ ایک روایت میں ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ (۱۱۳)

علامہ قسطلانی نے ابن حبان کی رائے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اس کو دو حالتوں پر محمول کیا جائے گا۔ پہلی حالت وہ ہے جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ دوسری حالت آپ ﷺ کے آخری امر کی ہے جبکہ آپ ﷺ کے تحت گیارہ بیویاں تھیں۔'' (۱۱۴) علامہ قسطلانی نے ابن حبان کے اس قول کی تردید کی ہے ان کے مطابق: ''ابن حبان کے اس قول میں وہم ہے۔ اس لیے کہ جب آپ ﷺ مدینہ آئے تو اس وقت آپ ﷺ کے تحت صرف سودہؓ تھیں۔ پھر مدینہ پہنچ کر حضرت عائشہؓ آپ کے پاس داخل ہوئیں۔ سن ۴ ہجری میں آپ ﷺ نے ام سلمہؓ، حفصہؓ اور زینب بنت خزیمہؓ سے نکاح کیا۔ ۵ ہجری میں زینب بنت جحش سے۔ ۶ ہجری میں جویریہؓ، صفیہؓ، ام حبیبہؓ اور میمونہؓ سے نکاح کیا۔ یہ تمام کی تمام ہجرت کے بعد آپ ﷺ کے نکاح میں داخل ہوئیں۔'' (۱۱۵)

نوع رابع میں مؤلف نے نیند اور سونے کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے مطابق: ''نبی اکرم ﷺ رات کے اوّل حصہ میں سو جاتے تھے۔ رات کے آخری نصف حصہ میں اٹھ جاتے تھے۔ آپ ﷺ مسواک کرتے، وضو کرتے اور ضرورت سے زائد نیند نہ لیتے تھے۔ نیز بقدر ضرورت نیند لینے سے خود کو روکتے بھی نہ تھے۔ آپ ﷺ دائیں جانب سوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی آنکھوں پر نیند کا غلبہ طاری ہو جاتا۔ نیز آپ ﷺ بھرے پیٹ نہیں سوتے تھے۔'' (۱۱۶)

دائیں کروٹ پر سونے کے فوائد اور بائیں کروٹ پر سونے کے نقصانات بتانے کے بعد لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے منہ کے بل لیٹنے کی مذمت فرمائی ہے۔ (۱۱۷) آخر میں مؤلف نے حضورؐ کی سونے سے قبل دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔

خلاصۂ بحث

امام قسطلانیؒ نے شمائل نبویہ ﷺ کے مضامین میں نبی اکرم ﷺ کی ان صفات کو ذکر کیا ہے جو آپ ﷺ کی کمال خلقت اور جمال صورت سے متعلق ہیں۔ آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے سر مبارک، چہرہ، آنکھ، پیشانی مبارک، زبان، لعاب دہن اور قد و قامت کے اوصاف بیان کیے ہیں۔ مؤلف نے آپ ﷺ کی زبان مبارک کے وصف کو تفصیلاً بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کے جوامع الکلم کو بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں مؤلف نے آپ ﷺ کی دعائیں اور خطوط نقل کیے ہیں۔ جن کے الفاظ فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ کی ہنسی مبارک، ہاتھ، بغل، پیٹ، قدم مبارک، چال، رنگ، پسینہ اور فضلہ کے اوصاف بیان کرنے کے بعد قضائے حاجت سے متعلق آپ ﷺ کی سیرت بیان کی ہے۔

دوسری فصل کے مضامین میں آپ ﷺ کے پاکیزہ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف شامل ہیں۔ جن میں آپ ﷺ کی قوت علم، حلم وعفو، حسن معاشرت، مزاح، نرمی، تواضع، شجاعت اور سخاوت کے اوصاف شامل ہیں۔ آپ ﷺ کی غذاؤں کے تذکرہ میں آپ ﷺ کی پسندیدہ غذاؤں کا ذکر کرنے کے علاوہ کھانے میں آپ ﷺ کی سیرت بیان کی ہے۔ غذا کے علاوہ مؤلف نے آپ ﷺ کے لباس، بستر، نکاح اور نیند کے بارے میں آپ ﷺ کی سیرت کو مفصل ذکر کیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) القسطلانی، احمد بن محمد شہاب الدین ابوالعباس (م ۹۲۳ھ)، المواهب اللدنیۃبالمنح المحمدیۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۹۹۶ء، ۵/۲

(۲) علی المتقی بن حسام الدین الہندی، علاؤالدین (م ۹۷۵ھ)، کنزالعمال فی سنن الاقوال والأفعال، تحقیق: عمرالدمیاطی، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۸ء، ۱۸۷۲۳، ۱۷۸۲۹

(۳) البخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ (م ۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، ۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۹ء، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، ۵۹۷(۳۵۵۶)؛ سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب فی کون وجهه ﷺ مثل القمر، ۸۲۹(۳۶۳۶)؛ البیہقی، احمد بن الحسین، ابوبکر (م ۴۵۸ھ)، دلائل النبوۃ ومعرفۃ أحوال صاحب الشریعۃ، تحقیق: ڈاکٹر عبدالمعطی قلعجی، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۴۰۵ھ۔۱۹۸۵ء ۱۹۵/۱(۲۱۳)

(۴) المواهب اللدنیۃ، ۱۰/۲

(۵) النجم: ۱۷

(۶) علامہ زرقانی کے مطابق: یہ روایت صحیح بخاری میں نہیں بلکہ بیہقی کی دلائل النبوۃ میں ہے۔ دیکھئے دلائل النبوۃ، ۷۵/۶؛ قاضی عیاض، ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض (م ۵۴۴ھ)، الشفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ، تحقیق: علی محمد البجاوی، مطبعۃ عیسی البابی وشرکاہ، قاہرہ، ۱۳۹۸ھ۔۱۹۷۷ء، ۹۳/۱

(۷) مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، ابوالحسین (م ۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح، کتاب الصلوۃ، باب تحریم سبق الامام رکوع أو سجود ونحوها، ۱۱۲(۴۲۶)

(۸) العجلونی، اسماعیل بن محمد (م ۱۱۶۴ھ)، کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتهر من الاحادیث۔۔۔، مؤسسۃ مناهل العرفان بیروت، ب۔ت، ۱۷۸/۲؛ الشوکانی، محمد بن علی (م ۱۲۵۰ھ)، الفوائد المجموعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ، تحقیق: عبدالرحمٰن بن یحییٰ الیمانی، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۳۸۰ھ۔۱۹۶۰ء، ۳۲۷؛ علی القاری الهروی (م ۱۰۱۴ھ)، المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع(وهو الموضوعات الصغری)، تحقیق: عبدالفتاح ابوغدہ، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ بحلب، ۱۹۶۹ء، ۱۲۲

(۹) المواهب اللدنیۃ، ۱۳/۲

(۱۰) علی بن (سلطان) محمد، ابوالحسن نورالدین الملاالهروی للقاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دارالفکر، بیروت لبنان، ۱۴۲۲ھ۔۲۰۰۲ء، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج۔۲، ص۶۷۰

(۱۱) المواهب اللدنیۃ، ۱۳/۲۔۱۴

(۱۲) دلائل النبوۃ (بیہقی)، ۲۱۴/۱

(۱۳) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ فم النبی ﷺ، ۱۰۲۹(۶۰۷۰)؛ ابن بلبان الفارسی، علاؤالدین علی بن بلبان (م ۷۳۹ھ)، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، تحقیق: شعیب الأرنووط، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۱ء، کتاب التاریخ، باب صفته ﷺ و اخبارہ، ۱۹۹/۱۴(۱۶۲۸۸)

(۱۴) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما قیل فی لواء النبی ﷺ، ۱۲/۳/۲

(۱۵) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال بالنیۃ، ۲۰۰۱۹/۱/۱

(۱۶) کشف الخفاء، ۱/۴۶۳، ۴۶۲؛ ابن السید درویش، محمد، أسنی المطالب فی أحادیث مختلفة المراتب، مطبعة مصطفیٰ محمد، صاحب المکتبة التجاریة الکبریٰ بمصر، ۱۳۵۵، ۱۷۲؛ سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین (م ۹۱۱ھ)، الدررالمنتثرة فی الأحادیث المشتهرة، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفیٰ البابی الحلبی واولاده بمصر، ۱۳۸۰ھ-۱۹۶۰ء، ۸۳

(۱۷) جامع بیان العلم، ۱/۴۷؛ الزرکشی، محمد بن عبداللہ، بدرالدین، ابوعبداللہ (م ۷۴۵ھ)، اللآلی ء المنثورة فی الأحادیث المشتهرة، المعروف التذکرة فی الأحادیث المشتهرة، تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا، دارالکتب العلمیة بیروت لبنان ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶ء، ۸۷؛ کشف الخفاء، ۱/۳۹۹؛ الدرر المنتثرة، ۸۳؛ أسنی المطالب، ۱۴۹

(۱۸) المواهب اللدنیة، ۲/۲۱

(۱۹) المواهب اللدنیة، ۲/۲۳

(۲۰) المواهب اللدنیة، ۲/۱۲۶

(۲۱) المواهب اللدنیة، ۲/۱۲۶، المصنوع، ۹۷؛ کشف الخفاء، ۲/۸۷؛ اسنی مطالب، ۲۱۷؛ المقاصد الحسنة، ۳۵۵

(۲۲) سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الهدی، ۳/۳۳۶(۵۱۳۰)؛ المقاصد الحسنة، ۲۱۶؛ کشف الخفاء، ۱/۳۴۳؛ الاسرارالمرفوعة، ۱۷۸؛ الدررالمنتثرة، ۱۷؛ الفوائدالمجموعة، ۲۵۵؛ بعض محدثین نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے، لیکن حافظ صلاح الدین العلائی کہتے ہیں کہ یہ ضعیف حدیث ہے موضوع نہیں۔ دیکھئے عون المعبود، کتاب الادب، باب فی الهدی ۱۴/۳۹ (۵۱۰۸))

(۲۳) المواهب اللدنیة، ۲/۳۱

(۲۴) صحیح بخاری، کتاب الایمان، کتاب ماجاء أن الأعمال بالنیّة ،۱/۱/۱۹-۲۰

(۲۵) صحیح مسلم، کتاب المسافات، باب أخذ الحلال وترک الشبهات، ۶۹۸(۴۰۹۴)؛ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرأ لدینه ،۱/۱/۱۹

(۲۶) احمد بن الحسین بن علی، ابوبکر البیہقی (م ۴۵۸ھ)، المحقق، عبدالمعطی امین قلعجی، السنن الصغیر، جامعة الدرسات الاسلامیة کراتشی پاکستان، کتاب الدعوی والبیّنات، باب البیّنة علی المدعی والیمین علی من انکر، اس باب کے تحت حدیث ان الفاظ میں آئی ہے، باب البیّنة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه ،(۳۳۸۷)، نیز دیکھیے ،الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة (م ۲۷۹ھ)، الجامع الصحیح، شرکة مکتبة مصطفیٰ البابی الحلبی واولاده بمصر ۱۹۷۵ء/دارالسلام للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹ء، کتاب الأحکام، باب ماجاء فی ان البیّنة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه، ۳۲۴(۱۳۴۱)

(۲۷) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه، ۱/۱/۹؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی أن من خصال الایمان أن یحب لأخیه المسلم ما یحب لنفسه، ۴۱(۱۷۰)

(۲۸) المواهب اللدنیة، ۲/۴۵

(۲۹) دلائل النبوة (بیهقی) ،۶/۲۵۶

(۳۰) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة الأحقاف ،۸۵۴(۴۸۲۸)

(۳۱) جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب وصف علی للنبی ﷺ ،۸۲۹(۳۶۳۷)؛ الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة الترمذی (م ۲۷۵ھ)، الشمائل النبویة والخصائل المصطفویة ، تحقیق: فوازاحمد زمرلی، دارالکتب العربی بیروت، ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۸ء، ۴۴(۵)

(۳۲) جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب وصف علی للنبی ﷺ ،۸۲۹(۳۶۳۷)؛ الشمائل النبویة، ۴۴(۵)

(۳۳) دلائل النبوة (بیهقی) ۱/۲۵۰؛ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النبی ﷺ ،۲/۴/۱۶۴؛ صحیح مسلم ،

كتاب الفضائل ، باب صفة النبى ﷺ ،۱۰۲۹ (۲۰۸۵،۲۰۶۴)
(۳۴) صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب صفة شعرالنبى ﷺ ،۱۰۲۹(۲۰۶۷)؛الشمائل النبوية ﷺ ،۶۸(۲۹)؛دلائل النبوة (بيهقى)،۲۱۹/۱
(۳۵) احمد بن حنبل ،ابوعبداللہ الشیبانی(م ۲۴۱ھ)،المسند، مکتبۃ دارالبازمکۃ المکرمۃ، ۱۹۹۳ء ،۱۵۵/۱(۷۴۸)
(۳۶) المواهب اللدنية، ۷۱/۲
(۳۷) المواهب اللدنية ، ۷۴/۲
(۳۸) ایضاً، ۷۴/۲،علامہ قسطلانی کے علاوہ متعدد محدثین نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے دیکھئے كتاب الموضوعات، ۲۵۷/۲؛كشف الخفاء، ۲۵۸/۱؛ اللآلیء المصنوعة، ۲۷۶/۲؛اللآلیء المنثورة، ۱۹۷؛تذكرة الموضوعات، ۱۶۱؛تنزية الشريعة ، ۲۷۰/۲؛المقاصد الحسنة، ۱۵۹؛المصنوع، ۴۲؛الاسرار المرفوعة، ۱۳۴،أسنى المطالب ،۸۶
(۳۹) المواهب اللدنية، ۷۵/۲
(۴۰) ایضاً، ۷۵/۲؛نیز دیکھئے الاسرار المرفوعہ، ۳۷۷؛الفوائد المجموعة، ۱۹۶،كتاب الموضوعات، ۲۵۷/۲،اللآلى ء المنثورة، ۱۹۸
(۴۱) دلائل النبوة(بیہقی)، ۷۰/۶؛العلل المتناهية، ۱۸۲/۱؛الشفاء، ۸۸/۱
(۴۲) المواهب اللدنية، ۷۶/۲
(۴۳) النساء : ۱۱۳
(۴۴) القلم : ۴
(۴۵) الطبرانی، سلیمان بن احمد ،ابوالقاسم (م ۳۶۰ھ)، المعجم الكبير، تحقیق: حمدی عبدالمجید السّلفی، وزارتِ الاوقاف والشؤون الدینیۃاحیاء التراث الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔۱۹۸۶ء، ۵۶۹۴
(۴۶) ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی(م ۲۷۵ھ)، السنن، دارالجیل بیروت لبنان، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲ء، كتاب الأدب، باب فى الحلم واخلاق النبى ﷺ ،۲۴۸/۴،۲۴۷(۴۷۷۵)
(۴۷) السيرة النبوية، ۲۰۶/۴
(۴۸) جامع ترمذى ، كتاب البروالصّلة، باب فى خلق النبى ﷺ (۲۰۱۶)
(۴۹) سنن ابوداؤد، كتاب الأدب ، باب فى التجاوزفى الأمر، ۴۷۸۵
(۵۰) المواهب اللدنيه۔ ۹۰/۲
(۵۱) صحيح بخارى، كتاب الجنائز ، باب زيارة القبور، ۲۰۵(۱۲۸۳)
(۵۲) صحيح بخارى، كتاب الفتن، باب الفتنة التى تموج كموج البحر، ۱۲۲۳(۷۰۹۷)
(۵۳) المواهب اللدنيه، ۱۰۵/۲
(۵۴) سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب فى الحلم واخلاق النبى ﷺ ، ۲۴۷/۴(۴۷۷۴)
(۵۵) ابن سعد، محمد بن سعد الزہری(م ۲۳۰ھ)، الطبقات الكبرىٰ، تحقیق محمد عبدالقادر عطا، دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ۱۴۱۰ھ، ۱۹۹۰ء، ذکر صفت اخلاق رسول ﷺ، ۲۷۵/۱
(۵۶) سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب كم مرة يعلم الرجل فى الاستئذان، ۳۴۷/۴(۵۱۸۵)
(۵۷) صحيح بخارى، كتاب العمرة، باب استقبال الحاج القادمين والثلاثة على الدابة، ۲۸۹(۱۷۹۸)
(۵۸) دلائل النبوة (بیہقی)، ۳۰۷/۲
(۵۹) سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب ما جاء فى المزاح، ۳۰۱/۴(۴۹۹۸)

(۶۰) ابن ماجہ، محمد بن یزید الربعی القزوینی (م ۲۷۳ھ)، السنن، دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹ء، کتاب الأطعمة، باب القدید، ۴۸۰(۳۳۱۲)

(۶۱) صحیح مسلم، کتاب الأشربة باب لایعیب الطعام، ۹۲۲(۵۳۸۳)؛ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ۵۹۸(۳۵۶۳)

(۶۲) المنذری، زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، ابو محمد، الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، تحقیق: محی الدین عبدالحمید، دارالفکر للطباعة والنشر والتوزیع، ۱۳۹۹ھ-۱۹۷۹ء، ۱۳۶/۵(۴۰۵۲)

(۶۳) صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، ۲۰۵(۱۲۸۳)

(۶۴) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ۵۹۸(۳۵۶۲)؛ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کثرة حیاه ﷺ، ۱۰۲۴(۶۰۳۲)

(۶۵) صحیح بخاری، کتاب الأیمان، باب من لم یواجه الناس بالعتاب، ۱۰۶۴(۶۱۰۱)؛ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب علمه ﷺ بالله تعالی وشدة خشیة، ۱۰۳۵(۶۱۰۹)

(۶۶) صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب قول الله تعالی کلوامن طیب، ۹۶۰(۵۳۷۴)؛ صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر۱۲۸۷(۷۴۴۳)

(۶۷) صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غیره الی دارمن یثق برضاه بذالک، ۹۱۰(۵۳۱۶)

(۶۸) النووی، یحییٰ بن شرف، محی الدین، ابوزکریا (م ۶۷۶ھ)، المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، تحقیق: شیخ خلیل مأمون، دارالمؤید الریاض، ۱۴۱۵ھ-۱۹۹۰ء، ۲۱۳/۱۴؛ المواهب اللدنیة، ۱۱۹/۲

(۶۹) ملاعلی قاری، نورالدین علی بن محمد بن سلطان (م ۱۰۱۴ھ)، الاسرار المرفوعة فی الأحادیث الموضوعة، تحقیق: محمد الصباغ، دارالامانة، مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان ۱۳۹۱ھ-۱۹۷۱ء- ۲۳۲؛ کشف الخفاء- ۲۵/۲؛ أسنی المطالب- ۱۸۴؛ علی الهندی، محمد طاہر بن علی (م ۹۸۶ھ)، تذکرة الموضوعات وفی ذیلها قانون الموضوعات والضعفاء، ادارۃ الطباعیۃ المنیریۃ بمصر ۱۳۴۳ھ- ۱۴۳؛ ابن عراق کنانی، علی بن محمد (م ۹۶۳ھ)، تنزیه الشریعة المرفوعة عن الأحادیث الشنیعة الموضوعة، مکتبۃ القاہرۃ بمصر، ب-ت- ۲۴۵/۲؛ السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین (م ۹۱۱ھ)، اللآلی ء المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة، دارالمعرفۃ بیروت لبنان، ۱۴۰۳ھ- ۱۹۸۳ء- ۲۱۶/۲؛ المصنوع-۸۷

(۷۰) المواهب اللدنیة، ۱۲۴/۲

(۷۱) ایضاً

(۷۲) صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب الحلواء والعسل، ۲۰۸/۶/۳؛ جامع ترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی حب النبی ﷺ الحلواء والعسل، ۴۳۱(۱۸۳۱)

(۷۳) مسند أحمد، ۵۰۳/۷(۲۶۴۹۱)

(۷۴) سنن ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب فی أکل الثرید، ۳۵۰/۳(۳۷۸۳)؛ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب الثرید، ۲۰۵/۶/۳؛ ابویعلی الموصلی، احمد بن علی (م ۳۰۷ھ)، المسند، تحقیق: عبدالقادر عطا، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، ۱۹۹۸ء، ۳۱/۶(۶۳۳۶)

(۷۵) صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب الدبا، ۲۰۸/۶/۳؛ الشمائل النبویة، ۲۰۹(۱۶۲)

(۷۶) صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب الخزیرة، ۹۶۴(۵۴۰۱)

(۷۷) صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب فضیلة الخل، ۹۱۵(۵۳۵۰)؛ جامع ترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی

الخل،۴۳۳۰(۱۸۳۹)

(۷۸) سنن ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب فی أکل الجبن،۳۵۹/۳(۳۸۱۹)

(۷۹) سنن ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب فی الجمع بین یونین فی الأکل،۳۶۲/۳(۳۸۳۷)

(۸۰) کنز العمال،۱۸۲۰۳

(۸۱) الشمائل النبویة،۲۶۵(۲۰۵)؛ کنزالعمال،(۱۸۲۰۱)

(۸۲) صحیح مسلم، کتاب الأشربة،۹۰۶(۵۲۹۶)؛کنزل العمال،۱۸۱۹۶

(۸۳) *البیہقی ، إحمد بن الحسین ابوبکر*(م ۴۵۸ھ)، السنن الکبرٰی، *دارالفکر للطباعة والنشر والتوزیع*، ۱۴۱۶ھ۔۱۹۹۶ء، کتاب الصداق،۹۹/۱۱(۱۴۹۷۹)؛کنزالعمال،(۱۸۱۷۰،۱۸۱۹۳)

(۸۴) صحیح بخاری، کتاب الأطعمة،باب الأکل متکءًا،۲۰۱/۶/۳

(۸۵) الأذکار،۲۰۵

(۸۶) جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذافرغ من الطعام،۷۹۰(۳۴۵۶)؛سنن ابوداؤد،باب مایقول الرجل اذا طعم،۳۶۵/۳(۳۸۵۰،۳۸۴۹)

(۸۷) صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام والأکل بالیمین،۱۹۶/۶/۳

(۸۸) السنن الکبرٰی، کتاب الصداق،۱۰۴/۱۱(۱۴۹۹۵)

(۸۹) جامع ترمذی، کتاب الأشربة، باب ماجاء فی النہی عن الشرب قائماً،۴۴۰(۱۸۷۹)

(۹۰) صحیح بخاری، کتاب الأشربة،باب الشرب قائماً،۲۴۸/۶/۳؛صحیح مسلم، کتاب الأشربة،باب فی الشرب قائماً،۹۰۳(۵۲۷۷۔۵۲۷۸)

(۹۱) المواهب اللدنیة،۱۴۶/۲،۱۴۵

(۹۲) صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب کراهةالتنفس فی نفس الاناء واستحباب النفس ثلاثاً،۹۰۴(۵۳۸۵)

(۹۳) المواهب اللدنیة،۱۴۹/۲

(۹۴) صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ماأسفل من الکعبین فهوفی النار،۳۴/۷/۴

(۹۵) صحیح مسلم،کتاب الحج،باب جوازدخول مکةبغیراحرام،۵۷۳(۳۳۱۲)؛الطبقات الکبرٰی،۲۲۳

(۹۶) جامع ترمذی،کتاب الأدب،باب ماجاء أن الله تعالی یحب ان یری أثرنعمة علی عبده،۶۳۵(۲۸۱۹)

(۹۷) المواهب اللدنیة،۱۵۹/۲

(۹۸) سنن ابوداؤد،کتاب الرجل،باب ماجاء فی الشعر،۷۹/۴(۴۱۸۳)؛جامع ترمذی،کتاب المناقب،باب ماجاء فی صفة النبیﷺ،۸۲۹(۳۶۳۵)

(۹۹) زادالمعاد،۱۴۲/۱

(۱۰۰) المواهب اللدنیة، ۱۶۴/۲،*نیز دیکھئے* شعب الأیمان، باب فی الملابس والأوانی، ۲۲۶/۵(۶۲۶۴)،، الشمائل النبویة ۱۷۹(۱۲۶)

(۱۰۱) بخاری، کتاب اللباس،باب خاتم الفضة،۵۱/۷/۴

(۱۰۲) سنن النسائی، کتاب الزینة، باب صفة خاتم النبی ﷺ،۷۹(۵۲۰۴)

(۱۰۳) المواهب اللدنیة،۱۶۵/۲

(۱۰۴) تهذیب الاسماء،۳۲۵/۱

(۱۰۵) مسند ابویعلی،۴۲۸،۴۲۹(۲۱۳۶)

(۱۰۶) سنن ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الخفین،۱/۳۸(۱۵۵)

(۱۰۷) صحیح مسلم،کتاب اللباس، باب التواضع فی اللباس،۹۳۱(۵۴۴۷)؛جامع ترمذی،کتاب اللباس، باب ماجاء فی فراش النبی ﷺ،۴۱۹(۱۷۶۱)

(۱۰۸) سنن ابن ماجہ،کتاب الزھد، باب ضجاع آل محمد،۶۰۵(۴۱۵۳)

(۱۰۹) المواھب اللدنیۃ،۲/۱۷۸

(۱۱۰) سنن نسائی،کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء،۴۶۹(۳۳۹۲،۳۳۹۱)

(۱۱۱) المواھب اللدنیۃ،۲/۱۸۰

(۱۱۲) صحیح بخاری،کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد ومن دار علی نساۂ فی غسل واحد،۱/۱/۱۷

(۱۱۳) **ایضاً**،۱/۱/۱۷

(۱۱۴) المواھب اللدنیۃ،۲/۱۸۱

(۱۱۵) **ایضاً**

(۱۱۶) **ایضاً**،۲/۱۸۵

(۱۱۷) سنن ابن ماجہ،کتاب الأدب، باب النھی عن الاضطجاع علی الوجہ،۵۳۳(۳۷۲۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆